Subject: **ENGLISH** Unit No.: **5th** Unit Name: Nasir in Trouble Class: **TWO**

TRANSLATION

ناصر نے ہاتھ ہلا کر الوداع کیا۔ جیسے ہی ٹرین اسٹیشن سے باہر نکلی اس کی
ماں پلیٹ فارم پر کھڑی ہو کر ہاتھ ہلا رہی تھی۔ اچھا اب جاؤ وہ چلائی
اور مصیبت میں نہ پڑو۔ ناصر جلد ہی لاہور میں تھا۔ وہ اپنے چچا سمیع
کو پسند کرتا تھا۔ وہ بہت خوش مزاج آدمی تھا اور دلچسپ کہانیاں
سناتا تھا۔ ناصر نے ایک صبح اپنے چچا سے کہا۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ
آپ ماں کو بتائیں کہ میں کسی پریشانی میں نہیں ہوں۔ چچا سمیع نے ہنس
دیئے۔ میں کروں گا میں کروں گا اس نے دفتر کے لئے روانہ ہوتے ہوئے
کہا۔ بعد میں ناصر شالیمار باغ دیکھنے گیا۔ جب وہ راستے سے چل رہا تھا
تو اسے ایک چھوٹا لڑکا نظر آیا۔ لڑکا ایک لیمپ پوسٹ کے پاس بیٹھا رو
رہا تھا۔ کیا معاملہ ہے؟ ناصر نے پوچھا! تم کیوں رو رہے ہو
میری ٹانگ میں چوٹ لگی ہے۔ لڑکا نے کہا۔ میں گر گیا اور فرش پر
مجھے میری ٹانگ کو چوٹ لگی اور پھر میرا کتا رسی توڑ کر بھاگ گیا۔ مجھے نہیں
معلوم کہ وہ کہاں ہے۔
میں آپ کی مدد کروں گا۔ ناصر نے کہا کہ کس طرف گیا تھا۔ اس راستہ
سے نیچے بھاگا سڑک کے ساتھ۔ لڑکے نے کہا
ناصر بھاگ کر سڑک سے نیچے آگیا۔ وہ بہت دور بھاگا اور پھر وہ گوشت
کے ایک اسٹال پر پہنچا۔ اسے گوشت بیچنے والا کہیں نظر آیا۔ وہاں کتا تھا
کہ سٹال سے گوشت کے ٹکڑے کھا رہا تھا
ناصر نے رسہ پکڑا اور کتے کو ساتھ کھینچ لیا۔ جب وہ سڑک پر واپس
آیا تو اسے ایک چیخ سنائی دی۔ رک جاؤ۔ چور! رکو! چور
اس نے مڑ کر دیکھا تو گوشت بیچنے والا اس کی طرف دوڑتا ہوا نظر آیا
ناصر گھبرا گیا۔ وہ بھی جتنی تیزی سے ہو سکا کتے کو اپنے پیچھے گھسیٹتے ہوئے
بھاگنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں دوسرے لوگ اس کا پیچھا کرنے لگے۔ لمبی مونچھوں
اور لاٹھی والا پولیس والا بھی اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا
گوشت بیچنے والے نے شور مچایا! ناصر بھاگا کتے کو بھی ساتھ کھینچ لیا
گیا۔ ہجوم نے بالآخر ناصر اور کتے کو پکڑ لیا۔ ناصر اب لیمپ پوسٹ
پر تھا۔ اور وہ لڑکا تھا۔ پولیس والا غصے میں تھا لیکن لڑکے نے سمجھایا
پولیس والا، گوشت بیچنے والا اور دوسرے لوگ جلد ہی چلے گئے۔
ناصر لڑکے کو واپس اپنے گھر لے گیا۔ شام کو ناصر نے انکل سمیع کو لڑکے
اور کتے کے بارے میں بتایا۔ خوش قسمتی سے میں نے آج صبح تمہاری ماں

Subject: **ENGLISH** Unit No.: **6th** Unit Name: The Mulla's Son Class: **TWO**

TRANSLATION

آج سے چار سو سال پہلے اکبر نام کا ایک بادشاہ رہتا تھا۔ وہ عظیم بادشاہ
کہ اسے شہنشاہ کہا جاتا تھا۔ اکبر ایک بہت بڑے محل میں رہتا تھا
اکبر کے دربار میں بہت سے مشہور لوگ تھے۔ فنکار اور موسیقار
تھے۔ رقاص اور شاعر اور ہوشیار سائنسدان اور مصنفین بھی۔ وہاں
ایک بہت ہی مضحکہ خیز آدمی بھی رہتا تھا۔ جس کا نام ملا دو پیازہ تھا
ملا نے شہنشاہ کو ہنسایا۔ جب شہنشاہ غمگین ہوتا تو ملا اس نے ملا کو
بلایا۔ میرا دوست دو پیازہ کہاں ہے۔ اس کو ابھی میرے پاس لے کو۔
دربار میں بندے چاروں طرف چلے گئے۔ جلد ہی ملا دو پیازہ کو
شہنشاہ کے سامنے لایا گیا۔ جلد ہی شہنشاہ اپنی تمام پریشانیوں کو بھول
گیا۔ وہ ہنستے ہوئے پلٹ گیا۔ ملا دو پیازہ واقعی ہی بہت مزاحیہ آدمی
تھا۔ کسی چیز نے اسے حیران نہیں کیا اور اسے کسی چیز نے حیران نہیں
کیا۔ اس کو ہمیشہ کچھ کہنا تھا۔ اس کے پاس کسی بھی سوال کا فوری
جواب تھا۔

ایک صبح ملا نے اپنی بیوی اور بیٹے کو الوداع کہا اور معمول کے مطابق
دربار میں چلے گئے۔ اس کا بیٹا رفیق جو چھ سال کا تھا بہت برا
سلوک کرنے لگا۔ اس کی ماں، ملا کی بیوی اس سے بہت ناراض تھی
تم برے لڑکے ہو اس نے چلایا اور اسے کچن سے باہر نکال دیا۔ خوفزدہ
چھوٹا لڑکا اپنے کمرے کی طرف بھاگا اور بستر کے نیچے چھپ گیا۔ اس
کی ماں نے اسے وہیں چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ رفیق سارا دن بستر کے
نیچے پڑا رہا۔

شام کو جب ملا واپس آیا تو ملا کی بیوی نے کہا۔ رفیق نے آج بہت
تنگ کیا میں نے اس کا پیچھا کیا تو وہ بستر کے نیچے چھپا ہوا ہے۔
میں اب اس کے بارے میں فکرمند ہوں۔ لیکن وہ میری بات
نہیں مانتا۔ تم اس کے پاس جاؤ اس سے پیاری بات کرو اور اس
سے کہو کہ آ کر کھانا کھائے

ملا دو پیازہ فوراً رفیق کے کمرے میں گیا۔ اس نے بیڈ کے نیچے جھانکا
ہاں وہ وہاں تھا۔ دیوار کے ساتھ آرام سے آرام کر رہا تھا۔
ملا رفیق کو ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔ وہ فرش پر لیٹ گیا۔ اور اپنا
سر بیڈ کے نیچے رکھ دیا۔ چھوٹا لڑکا تیزی سے مسکرایا۔ ہیلو ابو
اس نے کہا۔ کیا تمہیں بھی سزا ملی ہے

کوئی بات نہیں۔ یہاں ہم دونوں کے لئے بہت جگہ ہے۔ سیدھے
اندر رینگیں اور اپنے آپ کو آرام دہ بنائیں
زندگی میں پہلی بار ملا ذوبیا نے خود کو گونگا پایا۔ وہ پلنگ
کے نیچے رینگتے ہوئے اپنے بیٹے سے جا ملا۔